حکومت طالبان مذاکرات کامیاب کیسے ہوں

مدیر کے قلم سے

اس وقت وطن عزیز کا سب سے اہم زیر بحث موضوع حکومت اور طالبان کے درمیان مذاکرات ہیں اور دونوں طرف سے کمیٹیاں تشکیل پا گئی ہیں اور ابتدائی مرحلہ کا آغاز ہو چکا ہے۔اس اہم اور حساس موقع پر حکومت،طالبان، ریاستی اداروں،دانشمندوں اور ساری قوم کو درج ذیل حقائق اور نکات پر غور کر کے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

(۱)......ملک وملت کی افادیت کے حوالے سے اس حقیقت میں دو رائے نہیں ہو سکتیں کہ خانہ جنگی اور عسکری لڑائیاں قوموں کو تباہ کر دیتی ہیں،ان کی ترقی کی راہوں کو بند کر دیتی ہیں اور ان کو ایک ایسے مہیب غار کی طرف دھکیل دیتی ہیں جس میں بربادی کے سوا کچھ نہیں......آج ہمارے بہت سارے دانشوروں،صحافیوں اور اینکرز کی شدید خواہش ہے کہ طالبان کے خلاف ایک بھرپور ریاستی آپریشن ہو اور ہماری فوج اور عسکری ادارے اپنے مکمل لاؤ لشکر اور ساز وسامان کے ساتھ ان کو نیست ونابود کر کے رکھ دیں،اس طرح کہ یہ آواز پھر کبھی سنائی نہ دے......اس کے لئے وہ مسلسل ایسے پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن سے حکومت اور عسکری اداروں کو بھڑکایا جا سکتا ہے......لیکن ہماری ان سے دردمندانہ گزارش ہے کہ اس قدر آسانی کے ساتھ یہ آواز نہیں دبائی جا سکے گی،یہ آپریشن اپنی آغوش میں نئی تباہیوں کا ایک ایسا طوفان لائے گا جو شاید پھر برسوں تھم نہیں سکے گا......

(۲)......پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا،اس کے لئے لاکھوں لوگوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دیں"پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" کی صدا آج بھی ہماری تاریخ میں گونج رہی ہے،اس کا آئین بھی اسلامی ہے اور مختلف مکاتب فکر کے اکابر علماء نے اس آئین کو بنانے سنوارنے میں اپنی محنتیں صرف کی ہیں،اس لیے پاکستان کے آئین کو کسی بھی طرح غیر شرعی نہیں کہا جا سکتا،یہ ایک اسلامی اور شرعی آئین ہے......یقیناً اس کی بعض

دفعات پر شرعی حوالہ سے اعتراض کیا جاسکتا ہے لیکن آئین میں اس کے لئے بھی راستہ ہے اور یہ طے ہوا ہے کہ قرآن و سنت سے متصادم کوئی قانون بھی پاکستان میں نہ بن سکتا ہے نہ لاگو نہیں ہوسکتا...... اصل مسئلہ آئین کے نفاذ کا ہے، آئین پاکستان اگر اپنے صحیح معنوں میں نافذ ہو جائے شریعت از خود نافذ ہو جائیگی اس لئے ''نفاذ شریعت'' کا مطالبہ کیا جائے یا شریعت کی روشنی میں بننے والے آئین کے نفاذ کا مطالبہ کیا جائے دونوں میں زیادہ فرق نہیں۔ ہمارا اصل مسئلہ آئین کے نفاذ کا ہے، قرآن و سنت سے متصادم کوئی بھی راستہ اختیار کرنا ہمارے آئین کے منافی ہے...... لیکن ہماری معیشت کی بنیاد سود پر ہے، ہمارا عدالتی نظام اور سسٹم وہی ہے جو تقسیم ہند سے پہلے فرنگی کا تھا، سستا اور فوری انصاف ناپید ہے جو اسلامی آئین کا اصل ثمر ہوتا ہے...... ثقافت کے نام پر بے حیائی کی طرف پوری قوم کو دھکیلا جا رہا ہے...... یہ سب خلاف شریعت امور یقیناً ہمارے آئین سے بھی متصادم ہیں...... اس لئے ''آئین'' کے عنوان سے باہر نہ نکلنے والے ہمارے ریاستی ادارے ''شریعت'' کے نفاذ کو اس قدر نامانوس نہ سمجھیں اور شریعت پر اصرار کرنے والے طالبان ''آئین'' کو ماورائے شریعت خیال نہ کریں...... شریعت نافذ ہو یا صحیح معنوں میں آئین کا نفاذ ہو...... یہ ایک حقیقت کی دو تعبیریں ہیں، تب اس کے فیوض و برکات سے اسلامیان پاکستان مستفید ہوسکیں گے...... افسوس ہم نے آئین بنایا تو ضرور ہے لیکن ہمارے صاحب اقتدار طبقے نے عملاً اسے نافذ نہیں ہونے دیا، اس کے نافذ کرنے کا مطالبہ غیر آئینی نہیں۔

(۳)...... ریاست اور ریاستی اداروں کو یہ حقیقت ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ جن طالبان یا مجاہدین کو آج سب مل کر دہشت گرد کہہ رہے ہیں، ان کی تربیت ہم نے خود کی ہے، ان کو اس راستہ پر ہم ہی نے ڈالا ہے، آج سے چند سال قبل وہ جہاد افغانستان کے جانباز تھے اور ہم نے پرائیویٹ سیکٹر سے ان کو اٹھا کر، بڑھا کر جنگ کا سپاہی بنایا، ان کی تین نسلوں کی تربیت اور ذہن سازی جہادی زاویوں سے ہوگئی، ادھر ریاست نے یوٹرن لیا تو ان مجاہدین کی حقیقت اب ہمارے سامنے بدل گئی، کل کے مجاہد آج کے دہشت گرد بن گئے...... آج یہی کام اور یہی پالیسی ہم نے کشمیر کے محاذ پر جاری رکھی ہے، کشمیر کے محاذ پر جب ہم یوٹرن لیں گے جس کے آثار دکھائی دے رہے ہیں تو جن جانبازوں کو آج ہم تھپکی دے کر بڑھا رہے ہیں، وہ بھی ہمارے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہوں گے...... چونکہ یہ سب کچھ ہمارے ریاستی اداروں کی پالیسی کا نتیجہ ہے اس لئے ریاستی اداروں کو مذاکرات میں نرمی کے وہ تمام پہلو اختیار کرنے چاہئے اور نقصان کی وہ چھوٹی چھوٹی صورتیں برداشت کرنی چاہیے جو ہمیں خانہ جنگی کی بڑی تباہی سے بچاسکیں۔

☆......☆......☆